دِلوں کی شفا اللہ کے ذکر میں ہے۔

(حدیثِ پاک)

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

# عرضِ حال

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان مسلک اہلسنت سے تعلق رکھتی ہے۔اللہ اور اسکے رسول کے پیغام کو عوام تک پھیلانے کے علاوہ اولیائے کرام کی تعلیم کو بھی عوام میں پھیلا رہی ہے۔ اس انجمن میں حنفی بریلوی نقشبندی چشتی سہروردی اور قادری سب ہی منسلک ہیں۔ اس کا عزم یہی ہے کہ اسم ذات ہر مسلمان کے قلب میں اتر جائے اور ہر گلی محلہ اسم ذات سے گونج اٹھے۔ اس انجمن کے مبلغ جن میں عورتیں اور مرد سب شامل ہیں۔ اسم ذات کی تعلیم کو پھیلانے کیلئے اندرون سندھ پنجاب کشمیر اور ہندوستان برطانیہ امریکا ابو ظہبی اسلامی ریاستیں جرمنی تک جاتے ہیں۔ یہ انجمن ہزارہا ہی نہیں بلکہ لاکھوں ممبران پر مشتمل ہے اور انہی کی اعانت سے دینی پروگرام دینی کتب اور دینی پمفلٹ وغیرہ مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ انجمن کی جانب سے ملک کے تمام شہروں میں محافل ذکر و نعت روزانہ کی جاتی ہیں اور ایک بڑے تبلیغی مرکز کا منصوبہ کوٹری میں زیر تعمیر ہے۔ اس انجمن کی جانب سے سینکڑوں مراکز پر روزانہ محفل نعت و محفل ذکر منعقد ہوتی ہیں۔ اس انجمن کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ خالص مذہبی اور روحانی جماعت ہے۔ اس کا ممبر وہی شخص بن سکتا ہے جو صوم و صلوۃ کا پابند ہو اور ذاکر قلبی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اپنے مال جان اور اولاد سے زیادہ محبت مجھ سے نہیں اس کا ایمان کامل نہیں۔

اللہ رب العزت نے انسان کو تخلیق کیا پھر اس کی ہدایت و راہنمائی کے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام مبعوث فرمائے۔ نبوت کا سلسلہ نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ آپ کے بعد رشد و ہدایت اور معرفت و حقیقت کی تعلیم صحابہ کرام نے سرانجام دی۔ تابعین و آئمہ مجتہدین نے یہ سلسلہ آگے بڑھتا ہوا صالحین و اولیاء کاملین کے ذریعے جاری رہا۔ دور حاضر میں یہ عظیم فریضہ ایک ایسی ہی ہستی معظم سرانجام دے رہی ہے جسے عامۃ الناس حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ کے نام سے جانتے ہیں۔ زیر نظر کتاب حضرت موصوف کے ملفوظات پر مشتمل ہے جس میں آپ نے راہ طریقت کے متلاشیوں کی راہنمائی کے لئے نصاب ترتیب دیا ہے۔ حضرت موصوف کا تعلق سلسلہ قادریہ اویسیہ منتہیہ سے ہے۔ لہذا تصنیف مذکور میں اصول طریقت و معرفت کا بیان اسی سلسلہ کی کڑی ہے حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی عہد حاضر کی ایک یکتا و بے مثل تاریخ ساز شخصیت ہیں۔ بعض حاسدین نے آپ کے سلسلہ' فیض اور بیعت کے متعلق عوام میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی مذموم کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ اس لئے حقیقت حال کے اظہار کے لئے یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کو سب سے پہلے حضرت بری امام رحمتہ اللہ علیہ سے باطنی فیض حاصل ہوا۔ جو تقریباً" دو سال جاری رہا۔ پھر حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ سے فیض باطنی ایک ہفتے جاری رہا۔ پھر حضرت سخی سلطان باہو رحمتہ علیہ سے فیض کا سلسلہ "تقریباً" ایک سال جاری رہا۔ پھر حضرت سخی شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ سے باطنی فیض تین سال جاری رہا۔ اسکے بعد حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ سے فیض باطنی تین ماہ جاری رہا۔ پھر آخر میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بیعت کر لیا اگر کوئی شخص حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات النبی مانتا ہے تو وہ اس بیعت کو بھی تسلیم کریگا۔ جبکہ حیات النبی کا منکر اویسی بیعت کا بھی منکر ہوتا ہے۔ اویسی بیعت کے سلسلہ میں مزید غور فرمایئے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو بھی اویسی بیعت تھی۔

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے کشف میں بیعت کیا تھا۔ جبکہ آپ کے دور میں دو سو سال کا فرق تھا۔ حضرت ابوبکر حواری رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب میں بیعت کیا تھا۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ سے باطنی فیض



تھا۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کو بھی حضرت بایزید بسطامی رحمتہ علیہ سے باطنی فیض تھا۔ فقیر نور محمد صاحب کلاچی والے "عرفان" میں لکھتے ہیں: مجھے سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے باطن میں بیعت کر لیا ہے اور اب مجھے کسی دوسری جگہ جانے کی حاجت نہیں ہے حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے پہلے حضرت صوفی عبدالرحمٰن صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت کی۔ بعد میں ان کو بھی حضور پاک نے بیعت کیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ آخر میں امید کی جاتی ہے کہ زیر نظر کتاب طالبین حق کے لئے زادِ راہ ثابت ہوگی اور انہیں قدم قدم پر راہنمائی مہیا کرے گی۔

طالب الدعا

چیئرمین سرفروش پبلیکیشن پاکستان

## (فرمان گوھر شاھی)

(1) مرشد پر لازم ہے کہ وہ مرید کو سال میں ذاکر قربانی کے درجے تک پہنچا کر فنافی الرسول کی منزل سے مشرف کرے۔

(2) محروم کردیا جاتا ہے راہ فقر سے وہ شخص جس کا دل محبت رسول سے خالی ہو۔

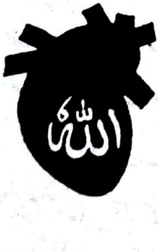


(3) ولی اس کو کہتے ہیں جس نے

*رب کا دیدار کیا ہو یا رب سے ہمکلام ہو

اس کے بغیر ولایت کا دعوی جھوٹا ہے۔

(4) کامیاب ہوا وہ شخص جس کو دو چیزیں ملیں۔

*ایسا قلب جو ہمہ وقت اللہ کا ذکر کرے۔

*ایسا مرشد جو دور رہ کر بھی خبر گیری کرے۔



# اقسامِ ذکر

ذکر کی کئی قسمیں ہیں۔

ذکرِ جہر دو ضربی چہار ضربی

ذکرِ خفی۔ حلق سے نیچے

ذکرِ پاس انفاس یعنی بذریعہ سانس ذکر

ذکرِ حبسِ دم۔ یعنی سانس روک کر ذکر کرنا۔

ذکرِ تالو

ذکرِ قلب

ان سب میں افضل ذکر ذکر قلب ہے انسان کا دل ہر وقت حرکت یعنی ٹک ٹک کرتا رہتا ہے۔ اس ٹک ٹک کو اللہ اللہ میں تبدیل کرنا ذکر قلب کہلاتا ہے۔

**طریقہ** ــــــــــــــــ کسی بھی وقت تنہائی میں بیٹھ کر یکسوئی پیدا کر کے دل پر شہادت کی انگلی سے تصوّر میں لفظ اللہ لکھیں۔ اس سے دل کو ضرب لگے گی جس سے اس کی ٹک ٹک تیز اور نمایاں ہو جائے گی



ایسا کرنے سے لطیفہ قلب کی آواز دل کی دھڑکن میں سما جاتی ہے۔ یاد رکھیں دل گوشت کا لوتھڑا ہے اور لطیفہ قلب ایک مخلوق ہے جو دل کی معاون ہے۔

**الحدیث**

لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعَقْلِ ؀

ترجمہ: حیوان اور انسان میں فرق صرف علم و عقل کا ہے۔

اب بظاہر وہ ٹک ٹک ہوئی لیکن جب متوجہ ہوئے تو اللہ اللہ معلوم ہوئی بعض کو ہر دھڑکن اللہ اللہ ہی سنائی دینے لگتی ہے۔ اگر تصور قائم نہ ہو اور دل پر ضرب نہ لگے تو کاغذ پر روزانہ ۶۶ مرتبہ لفظ اللہ لکھیں

ایک دن لفظ اللہ کا تصور آنکھوں میں قائم ہو جائے پھر آنکھوں سے دل میں اتارنے کی کوشش کریں۔ بعض کو اس طرح کامیابی ہو جاتی ہے۔

ذکر سے زیادہ فائدہ فکر یعنی تصور کا ہے۔ اب چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے حتی کہ کروٹوں میں بھی ذکر کرتے رہیں جیسا کہ اس آیت میں بھی ارشاد ہے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ (القرآن)

ترجمہ:۔ اللہ کا ذکر کرتے رہو، کھڑے بھی، بیٹھے بھی، کروٹیں لیتے بھی۔

ذکر کے ساتھ تصور جمانے کی بھی کوشش کرتے رہیں حتی کہ ایک دن ذکر اور فکر بھی ایک ہو جائے گا۔ اب تجربہ کریں کہ ذکر میں کہاں تک کامیابی ہوئی: کام کاج کرتے رہیں۔ ذکر ہوتا رہے (دست کار میں دل



یار میں) کوئی کتاب پڑھیں ذکر ہوتا رہے اور جب نماز پڑھیں تو ذکر توجہ و تصور یا بغیر تصور کے ہونے لگے تو سمجھیں کہ قلب جاری ہو گیا ہے اور نماز حقیقت میسر آگئی ہے۔ زبان نے کہا قل ھو اللہ احد قلب نے کہا اللہ زبان نے کہا اللہ الصمد قلب نے کہا اللہ یہ ہے اقرار زبان اور تصدیق قلب کا راز یعنی زبان ذکر مفصل میں اور قلب ذکر مجمل میں ہو اس کے متعلق حدیث میں ہے۔

## لَاصَلوٰۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْب

ترجمہ: قلب کی حاضری کے بغیر نماز نہیں ہے۔

نماز حقیقت خاصان خدا کی نماز ہے جب تک یہ میسر نہ ہو صورت نماز کو نہ چھوڑنا چاہیے۔ قلب کی ٹک ٹک ایک گھنٹہ میں تین ہزار سے چھ ہزار تک ہوسکتی ہے۔ ہروقت تصور اور توجہ سے اسی ٹک ٹک کی رفتار سے ذکر کی گنتی ہوگی۔

طریقہ قادری منتہی میں ۷۲ ہزار سے کم ذکر کی گنجائش نہیں ہے جو شخص اس سلسلے سے منسلک ہے اسے یہ تعداد پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ سلسلہ دستار جبہ اور تسبیح وغیرہ سے آزاد ہے۔ چلوں وظیفوں اور ریاضتوں



سے بھی دور ہے۔ باقی سلسلوں میں اسباق ہیں لیکن اس کا یہی سبق ہے کہ نور ذاتی کے فیضان سے قلب ہروقت ذکر میں رہے اور درس و تدریس میں دیدار حق سبحان کا سبق ہے وضو میں رہیں تو زیادہ بہتر ہے ورنہ بغیر وضو کے بھی ذکر قلبی میں کوئی خطرہ نہیں۔ حالت ناپاکی اور لیٹرین میں ذکر اللہ نہ کریں۔ اگر ٹک ٹک کے ساتھ ذکر بند نہ ہو تو اس وقت انا انا کا ذکر کریں یہ

لفظ نہ ثواب ہے نہ گناہ اور قلب بھی اس کو قبول کر لیتا ہے۔

دوران ذکر اگر جسم گھٹا ہو محسوس ہو تو ظاہری عبادت ذرا تیز کر دیں اگر جسم میں گرمی یا غصہ محسوس ہو یا دل میں ترک دنیا کا خیال پیدا ہو تو کچھ دیر درود شریف پڑھ لیا کریں۔ بعض دفعہ جب دل ذکر سے جنبش میں آتا ہے تو پسلیوں سے ٹکراتا ہے اور دل میں درد ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ اس کے لئے بھی درود شریف کا سہارا لیں۔ ابتداء میں جب ذکر رگوں میں سرایت کرتا ہے تو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ نیند بھی نہیں آتی جسم میں نماز جیسی حرارت محسوس ہوتی ہے۔ ان علامات سے گھبرانا نہیں چاہئے کیونکہ بعد میں یہ صحت کلی کے آثار ہیں۔ نماز روزہ اور عمل صالحہ سے ذکر قلبی میں ترقی ہوتی ہے اور اس ذکر کو پاس انفاس کے ذریعہ عملی جامہ پہنانے اور ضربیں لگانے کے لئے ذکر کی محفلوں میں شرکت ضروری ہے۔

## آداب محفل

پاک وصاف باوضو ہو کر محفل میں دو زانو بیٹھیں۔ اگر معذوری ہو یا دیر تک دو زانو نہ بیٹھ سکتے ہوں تو آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کی



رعایت ہے۔ جس طرز میں ذکر ہو رہا ہو اسی طرح آواز ملانے کی کوشش کریں۔ اگر آواز نہ مل سکے تو خاموش ہو جائیں۔ اپنے ہوش وحواس قابو میں رکھیں تاکہ جذبی کیفیت پیدا نہ ہو۔ البتہ وجدانی کیفیت بے اختیار رہے

۔ لیکن جھوٹا وجد سخت گناہ ہے۔

اگر کسی کی جذبی کیفیت پیدا ہو جائے تو امیرِ محفل اس کے کان میں لاالہ الااللہ ایک بار اور محمد الرسول اللہ تین پانچ سات یا گیارہ مرتبہ پڑھے اگر وجد جاری رہے تو انتظار کیا جائے۔ ہلکی روشنی میں آنکھیں بند کر کے ذکر کرنے سے یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔

عورتوں کی محفلوں میں چھوٹے چھوٹے بچے جو ساتھ لائے جاتے ہیں ذکروں کی یکسوئی کو توڑ دیتے ہیں ایسے بچوں کو گھر چھوڑ کر آنا ہی بہتر ہے ۔ محفلوں میں ذکر انفاس سے ہوتا ہے۔ آواز درمیانی ہونی چاہیے۔

## محفل ذکر کرنے کا طریقہ

نفی اثبات۔ لاالہ نفی قاتل نفس الااللہ اثبات دل کو زندہ کرنے والا۔

## ۱۔ نفی اثبات

سانس اندر لیتے وقت لاالہ باہر نکالتے وقت کا سانس اندر لیتے وقت الااللہ باہر نکالتے وقت ھو کریں (دل پر اسم اللہ اور روح پر ھو کا تصور کریں)

## ۲۔ ذکر اثبات

الااللہ سانس اندر لیتے وقت الااللہ باہر نکالتے وقت ھو کریں اور تصور دل پر اللہ اور روح پر ھو کا تصور کریں۔

۳۔ اسم ذات (اللہ ھو) سانس اندر لیتے وقت اللہ اور سانس باہر نکالتے وقت ھو کا تصور کریں۔

۴۔ درود شریف (صلی اللہ علیک یا محمد) سانس اندر لیتے وقت صل اللہ باہر نکالتے وقت ھو اندر لیتے وقت علیک باہر نکالتے وقت یا محمد پڑھے اور اسم محمد کا تصور سینے پر جمائیں تاکہ سرکار سے ذاتی فیض حاصل ہو اور اسم محمد کی "م" لطیفۂ قلب سے "ح" لطیفۂ سری سے، دوسری "م" اخفیٰ سے اور "د" لطیفۂ روح پر ختم ہو۔

اس کے بعد استغفار یعنی

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ

اس کے بعد ذکر قلبی پھر صلوۃ والسلام اور فاتحہ خوانی پر اختتام ہونا چاہئے۔

## ذکر تین طرح سے عطا ہوتا ہے

۱۔ دل پر خوشخط سفید یا سنہری حروف سے لفظ اللّٰہ ہوش و حواس میں لکھا ہوا نظر آنا اور زبان سے بے ساختہ سبحان اللہ نکلنا۔

۲۔ صاحب تصور بن جانا یعنی جب بھی دل کی طرف دھیان دے تو کالے حروف میں اسم اللہ لکھا نظر آتا ہے اور ساتھ ہی قلب میں ذکر شروع ہو جائے۔

۳۔ دل کی دھڑکنیں اللہ اللہ میں تبدیل ہو کر سنائی دیں۔

بتدریج کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور آخر کار بند بھی ہو سکتا ہے۔ جو کہ بہت بڑی بد نصیبی ہے۔ بعض دفعہ دوران ذکر کشف بھی کھل جاتا ہے اس پر توجہ نہیں دینی چاہئے۔ کیونکہ یہ استدراج بھی ہو سکتا ہے۔

جس کشف مراقبے یا خواب سے ذکر میں تیزی اور مسرور کن کیفیت ہو تو وہ حقیقت ہوگی۔ جس میں ذکر کم ہو جائے اور وحشت ہو تو وہ استدراج یعنی شیاطین کی طرف سے ہوگا۔

مردوں میں تکبّر اور غصہ و غضب عورتوں میں حرص و حسد ذکر قلب کے لئے رکاوٹ بن جاتے ہیں اگر کسی میں یہ چاروں باتیں ہوں تو وہ ہرگز اس ذکر میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

## محفل لطائف

لطائف کی محفلیں مخصوص ہیں ان محفلوں میں بیٹھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم ایک سال سے ذاکر قلبی ہوں۔ جب لطائف میں محفل میں بیٹھیں اور جس جس لطیفے میں حرکت ہو تو سمجھ جائیں کہ وہ لطیفہ جاگ اٹھا۔ قلب کے علاوہ اس لطیفے کا بھی ذکر کیا کریں۔ ذکر قلب سے بتدریج سب لطائف جاگ اٹھتے ہیں۔ جب ساتوں لطائف ذکر سے

حرکت میں آجائیں تو یہ ذکر سلطانی کہلاتا ہے (یعنی جس لطیفہ پر توجہ دیں وہ ذکر سے حرکت میں آجائے) پھر لفظ ھو کا تصور کیا جاتا ہے تو تمام لطائف ایک ہی وقت میں ذکر سے جنبش کرنے لگتے ہیں۔ اسے ذکر ربانی کہتے ہیں۔

سلسلہ قادری منتہی میں ازکار کے علاوہ جُثّوں کو بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ انسان کے جسم میں سات لطائف ہیں۔ پانچ امر ربی سے اور دو



لطائف خلق سے ہیں۔

## ا۔ لطیفہ قلب

جو کہ انسان کے دل پر واقع ہے۔ جسے قلب صنوبری بھی کہتے ہیں ۔اس میں تین ملکوتی جُثّے پیوست ہیں۔ جب قلب اور ان جُثّوں کو نورانی خوراک ملتی ہے تو وہ طاقت ور ہو جاتے ہیں اور یہ جسے قلب صنوبری سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ جب پہلا جُثّہ نکلتا ہے جسے قلب سلیم کہتے ہیں یہ قلب صنوبری میں اللہ تک پہنچنے کیلئے محبت اور راہ ہموار کر جاتا ہے۔ جب کہ دوسرے جُثّے کو قلب شہید کہتے ہیں نکلتا ہے تو یہ قلب صنوبری میں اللہ کی تڑپ میں رونا اور آہیں پیدا کر جاتا ہے۔ یہ تینوں جُثّے جسم سے باہر نکلنے کے

بعد مرشد کے جُستوں کے ساتھ مل کر پرواز چڑھتے ہیں۔

## لطیفہ نفس

یہ لطیفہ انسان کی ناف کے نیچے واقع ہے۔ نفس امارہ میں تین شیطانی جُسّے پیوست ہیں یہ بھی نور یا نار سے نفس امارہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ نفس امارہ حرام اور ناپاک ہے۔ اس کی شکل اور خصلت کتے جیسی ہے۔ نفس امارہ کافروں میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی کلمہ گو نفس امارہ کا حامل ہو



تو وہ ناپاک ہے اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ کچھ لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید ان پر لعنت کرتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے بھی اسی کی روشنی میں کہا ہے کہ مبتدی کو چاہئے کہ پہلے ذکر اللہ کرے۔ کیونکہ قرآن شریف اُس کے پڑھنے کے قابل ہے ———— جس کا نفس پاک ہو جائے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانصاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا ہے کہ وہ دلیوں کی قبروں کو نہ چھوئیں اور نہ ہی بوسہ دیں۔

جب نفس امارہ کو نور کی خوراک دی جاتی ہے تو اس سے لوامہ نکلتا ہے نفس امارہ کو گھوڑے کی شکل سے بکرے کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے جو کہ یعنی حرام سے حلال کر جاتا ہے۔ اس وقت یہ شخص الہام کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور کشف وغیرہ کھلتا ہے۔ پھر نفس لوامہ کے بعد مزید نور کی

خوراک سے نفس امارہ سے نفس مطمئنہ نکلتا ہے جو نفس امارہ کی شکل بکرے
سے تبدیل ہو جاتا ہے وہ نفس امارہ کو مسلمان بنا جاتا ہے اور اب نفس کلمہ
طیبہ کا ذکر شروع کردیتا ہے۔ اس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک شیطان بھی پیدا
ہوتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی پیدا
ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں پیدا ہوا تھا مگر وہ مری
محبت سے مسلمان ہو گیا ہے۔ اس وقت جبکہ نفس بھی مسلمان (یعنی ظاہر و
باطن میں مسلمان) قلب بھی شہید (شکستہ) ہو جاتا ہے تو ایسی حالت کے لئے
حدیث شریف میں ہے کہ شکستہ قلب پر اللہ کی رحمت برستی ہے اور زبان



بھی سیف آلرحمن ہو جاتی ہے تب مرتبہ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں کو تلقین
اور بیعت کرے۔ اور جو لوگ اس مرتبہ کے بغیر بیعت کرتے ہیں وہ سخت
بھول میں ہیں۔

اب یہی جثے روح انسانی کے نکلنے کے بعد بھی دنیا میں زندہ رہتے ہیں۔
نماز اور ذکر وغیرہ ان کی خوراک بن جاتے ہیں اور یہی جثے سالک کی قبر میں
رہتے ہیں اور لوگوں کو فیض بھی پہنچاتے ہیں اور قیامت تک ان کے صالح
کاموں کا ثواب اس سالک کی روح کو ملتا رہے گا۔ واقعہ معراج میں لکھا ہے
کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے

گزرے تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے لیکن جب آسمان پر پہنچے تو وہاں بھی حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کو موجود پایا۔ حضرت مجدد الف ثانی نے بھی لکھا ہے کہ مجھے کچھ لوگوں نے خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ میں دیکھا لیکن میں تو یہاں سے کہیں گیا نہیں۔ یہ میرے لطائف کا کمال ہے۔ حضرت غوث الاعظم کی بھی کئی جگہ ایک ہی وقت میں دعوت دی گئی اور آپ نے ایک ہی وقت میں کئی جگہ پہنچ کر کھانا تناول فرمایا۔ جب آپ سے اس کا راز پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ولیوں کو طاقت دی ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں کئی جگہ حاضر ہو سکتے ہیں قرآن مجید میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔

اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ (سورۃ الانعام ع ۲ آیت ۱۲۲)

ترجمہ:۔ وہ شخص مُردہ تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اور اسے ایک نوری وجود عطا کیا جس کے ذریعہ وہ برزخی مکانوں میں چلتا پھرتا ہے



قلب کے تینوں جُثّے مادی غذا سے مرجاتے ہیں۔ لیکن نفس کے جُثّے ناری غذا سے بہت جلد ترقی کرجاتے ہیں۔ ناری علم سے نکلے ہوئے جُثّے بھی مرنے کے بعد اس دنیا میں گھومتے رہتے ہیں اور شیاطین کے ٹولے میں مل کر خلق کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ان کو بد روحیں کہا جاتا ہے اور ان کا مقام اسفل بن جاتا ہے۔ مقام اسفل اسی دنیا سے ایک نیچے شیطان کا مقام ہے۔ سفلی عامل ایسی مخلوق کو تابع کر کے لوگوں کو نفع اور نقصان پہنچاتے ہیں۔

## اسمِ ذات (اللہ)

تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کا سب سے بڑا اور زود اثر ہتھیار اسم ذات (اللہ) چار لفظوں کا مرکب ہے۔ اس اسم کا عرق تین لفظوں (لِلّٰہ) میں ہے پھر ان تین کا عرق دو لفظوں (لَہٗ) میں ہے اور پھر دو لفظوں کا عرق صرف ایک لفظ یعنی (ھو) میں ہے۔ قرآن مجید کا عرق کلمہ طیبہ ہے۔ کلمہ کا عرق اسم اللہ اور اسم اللہ کا عرق ھو میں ہے۔ کچھ لوگ ھو کا مطلب جنگل سے نکال لیتے ہیں یعنی ان کی مراد ہے کہ ھو کا ذکر جنگل میں کیا جائے۔ کچھ کہتے ہیں کہ ھو کا مطلب فنا ہے یہ لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ خود بھی اس سے دور اور امت محمدی کو بھی اس اسم ذات سے دور کر رہے ہیں۔ جبکہ اس امت کی فضیلت اس اسم ذات سے ہے۔

ہر صفاتی اسم کسبی ہے یعنی یہ اپنی محنت سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن اسم ذات یعنی لفظ اللہ یہ اسم عطائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اس کی توفیق دیتا ہے۔ لفظ اللہ دوائی کا کام کرتا ہے اور لفظ ھو



اس کا عرق ہے جو ٹیکہ کی مانند ہے۔ جو لوگ کسی کے لفظ اللہ عطا کئے بغیر اللہ ھو کا ذکر کرتے ہیں وہ اسم ذات کے فیض سے محروم رہتے ہیں۔ اگر یہ اسم جسم میں سرایت کر بھی جائے تو جسم اس کے جلال کو برداشت نہیں کر سکتا اور یہ لوگ واقعی پاگل یا دیوانہ ہو جائیں گے۔ اسی وجہ سے عام لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ ھو کا ذکر پاگل اور تباہ کر دیتا ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھ سکے کہ تباہ و خستہ حال اور پاگلوں کا علاج بھی تو یہی ذکر ہے۔

مجدد صاحب مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں۔

ذکر حق تعالی درود شریف کے پڑھنے سے افضل ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ ذکر کسی خاص بزرگ سے اخذ کیا ہو۔ ذکر قلب کا ثواب زبان کے ذکر سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ کامل نہیں ہیں صرف عمل کی بناء یا گدی کی وجہ سے پیر فقیر بنے بیٹھے ہیں۔ نہ ان کو ذکر قلب عطا ہوا ہے اور نہ ہی یہ لوگ قلب کے ذکر کے بارے میں جانتے ہیں۔ اپنا دھرم اور اپنی گدی کو بچانے کی خاطر اس اسم ذات (اللہ) سے امت کو دور لے گئے۔ اللہ تعالی اس امت کو اسم ذات کو سمجھنے کی توفیق دے۔ جب امت اس اسم ذات کو حاصل کر جائے گی تو پھر سب فتنے و فرقے ختم ہو جائیں گے پھر بس ایک ہی فرقہ رہ جائے گا کہ

"ہوں امتی تمہارا گناہگار یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

## مریدانِ غوث دستگیر رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے قصیدہ غوثیہ میں لکھا ہے کہ میرا مرید نہیں مرے گا مگر ایمان پر آج جو شخص گیارہویں شریف مناتا ہے وہ بھی اپنے آپ کو غوث پاک کا



مرید کہتا ہے۔ اگر کوئی قصیدہ غوثیہ پڑھتا ہے وہ بھی یہی سمجھتا ہے۔ لیکن یہ صرف عقیدت ہے مریدی نہیں ہے۔ اسم ذات (اللہ) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا تھا۔ ان سے صحابہ اکرام کو ملا پھر بارہ اماموں کو اس اسم کا فیض ملا جو کہ وقت کے غوث ہوئے اور کسی ولی کو ان کے توسط

کے بغیر فیض نہ ملا پھر سب اماموں سے جناب غوث پاک کو انفرادی طور پر یہ اسم عطا ہوا۔ اسی وجہ سے آپ کو غوث الاعظم کہتے ہیں۔ جب تک اُمام مہدی علیہ السلام کا ظہور نہ ہوگا اس وقت تک اس اسم ذات کی چابی حضرت غوث الاعظم ہی کے پاس رہے گی۔ آپ ہی سے پھر نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ اور قادریہ کو اسم ذات کا فیض ہوا۔ اگر کوئی شخص عابد زاہد یا فقیر غوث پاک سے کنارہ کشی کرتا ہے تو وہ اس اسم ذات کے فیض سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔ جب کسی شیخ نے مرید کو کوئی وظیفہ، وِرد، ذِکرِ لسانی یا ذِکرِ خفی پڑھنے کے لئے دیا تو وہ شخص شیخ کا مرید ہوا اسے فنافی الشیخ بھی کہتے ہیں جب اس کا لطیفہ قلب ذکر اللہ سے گونج اٹھا تب وہ غوث پاک کا بھی منظور نظر اور مرید ہوا اسے فنافی الغوث کہتے ہیں۔ جب ساتوں لطائف کے اذکار کے بعد ذکر قربانی لگا تو وہ فنافی الرَسُول کہلایا اور جب اس کے جسم پر صفاتی یا ذاتی تجلی پڑی تو وہ فنافی اللہ کہلایا فنافی اللہ تک کا قیام بالواسطہ ہے لیکن صرف نبیوں کے لئے بلاواسطہ ہے اور جو لوگ ختم نبوت کے بعد بلا واسطہ اس مقام تک پہنچنا چاہتے ہیں وہ سخت خسارے میں ہیں۔

جب قلب جاری ہوگیا تو وہ شخص غوث پاک کے مریدوں میں شامل ہوگیا۔ اصل مرید وہ جنہوں نے آپ کے ظاہر سے فیض پایا اور داخل

مرید وہ جنہوں نے آپ کی ممات سے فیض پایا آپ نے ستر بار اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ لیا کہ میرا مرید ایمان کے بغیر نہیں مرے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس کی زبان پر مرتے دم کلمہ طیبہ ہو گا وہ بغیر حساب و بلا عذاب جنت میں داخل کیا جائے گا۔ لیکن عام آدمی کی حالت سکرات میں زبان بند ہو سکتی ہے۔ لیکن جن کے قلب کی زبان کھل گئی وہ مرتے دم تک بند نہ ہو گی۔

## عالموں کی اقسام

۱۔ عالم زبانی

۲۔ عالم فانی

۳۔ عالم ربّانی

## ۱۔ عالم زبانی۔

حدیث شریف ہے کہ جاہل عالم سے ڈرو اور بچو جس کی زبان عالم اور قلب سیاہ ہو علامات حرص حسد اور تکبر دین میں فتنہ کا باعث ہے۔

## ۲۔ عالم فانی

پیٹ کی خاطر پیشہ اختیار کیا۔ جہاں زیادہ تنخواہ یا مرغ پلاؤ دیکھا فوراً گھٹنے ٹیک لیے اس کا قلب جاہل اور سیاہ موقع کے مطابق گھومنے والا اور عوام میں خوار ہوتا ہے۔

## ۳۔ عالمِ ربّانی

زبان بھی عالم اور قلب بھی منور ہوتا ہے۔ کشف وکرامات ضروری نہیں۔ کامل شریعت ہوتا ہے۔ تلقین کے لئے بہترین اور خلافت کے بعد شریعت کی بیعت کر سکتا ہے۔

## عاملوں کی اقسام

۱۔ نوری مخلوق موکلات یا جنات کے ذریعہ آسیب زدہ کا علاج کردیتے ہیں کاروبار یا رکاوٹ کے کاموں میں ترقی اور رکاوٹ دور کردیتے ہیں۔ ناسوتی الجھنوں کیلئے بہتر ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ بیعت کے مجاز نہیں ہوتے۔

۲۔ گدی نشین یا سجادہ نشین اکثر بخشے ہوئے ناسوتی عمل سے کام کرادیتے ہیں یہ بھی اکثر بغیر تجلی کے ہوتے ہیں اور بیعت کے مجاز نہیں ہیں

۳۔ سفلی عامل شیطانی جنات اور بدروح سے خلقت کو نفع و نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ میل جول کے بھی مجاز نہیں۔

۴۔ شعبدہ باز عامل ٹیلی پیتھی، مسمریزم، ہپناٹزم، جوگیا، آئینہ بینی بلوربینی، شمع بینی والے بھی لوگوں کو نفع و نقصان پہنچاتے دیتے ہیں۔ (تماشہ اور مداری تک محدود ہیں)



# فقیروں کی اقسام

۱۔ سینے کی سب لطائف منور تجلی پڑی ضروری یا مکمل ظاہری علم محبوب، عارف، سالک، صدیق، غوث، قطب، مجدد یا سلطان حدیث شریف ہے کہ فقر میرا فخر ہے اور فقر میرا ورثہ ہے یہ لوگ بیعت کرسکتے ہیں۔ ان کے خلفاء بھی بیعت کرسکتے ہیں۔ کشف و کرامت عطا ہوتی ہے لیکن بوقت ضرورت ظاہر کرنا ضروری ہے۔ یہ کامل طریقت ہوتے ہیں۔

۲۔ سینے کے سب لطائف منور ہوتے ہیں تجلی بھی پڑی ہوتی ہے۔ لیکن ظاہر میں جاہل یعنی تارک شریعت، منفرد، مجذوب، مست، حالتِ سکر حالت ملامیتہ میں ہوتے ہیں یہ بیعت نہیں کرسکتے اور نہ ہی ان سے کوئی سلسلہ چل سکتا ہے اور نہ ہی ان کی نقل کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اہل مرتبہ

تصدیق اور نقل کرنے والا زندیق ہوتا ہے۔ ان کو بھی کشف و کرامت عطا ہوتی ہے مگر ظاہر کرنا ضروری نہیں ہوتا اگر ظاہر ہو بھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۳۔ حلیہ فقیر۔ ظاہر شریعت کا تارک اور باطن سے بھی واقف نماز روزہ سے بیزار بھنگ اور چرس میں ہوشیار ہوتا ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"میں نگونسار فقیروں سے پناہ مانگتا ہوں"

دوسری حدیث میں فرمایا

"اہل بدعت دوزخ کے کتے ہیں۔ ایسے فقیروں سے کشف و کرامت نہیں ہوتا بلکہ استدراج ہوتا ہے۔

## تجلیات والوں کی نشانیاں

نماز، روزہ، تہجد، نوافل اور تلاوت تو ہر کوئی کر رہا ہے۔ ان کی زیادتی سے عابد و زاہد کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن تجلی صرف ولیوں اور نبیوں کے لئے مخصوص ہے۔ ایک دفعہ تجلی کے بعد ادنیٰ ولی پر روزانہ ۳۶۰ بار اور اعلیٰ ولی پر روزانہ ۵۰۰ بار نظر رحمت پڑتی ہے۔ ایک نظر رحمت اس کے سات گناہوں کو جلاتی ہے اور اس کی صحبت میں بیٹھنے والوں کے گناہ جلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ کا خوف اور اس رب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ تجلی کا تعلق قلب سے ہے اس لئے اس کے پاس بیٹھنے والوں کے قلب بھی ذکر اللہ سے گونج اٹھتے ہیں۔ جب قلب ذکر اللہ سے گونجے تو یہ کرامت ہوئی اور کرامت کی تصدیق کے لئے کشف بھی ضروری



ہے۔ یعنی مجلس اولیاء مجلس غوث پاک مجلس حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم دیدار کعبہ یا دیدار روضہ اقدس اور دیدار مولا ہو۔

## ذکر جہر کے متعلق باتیں

کچھ لوگ ریاکاری کے خوف سے محفلوں میں ذکر خفی کرتے ہیں اور کئی بزرگ ریا کی بے خوفی سے ذکر جہر کر لیتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی جو کہ اپنے سلسلے کے آفتاب ہیں ذکر خفی کیا کرتے تھے۔ جبکہ آپ کے

پیرو مرشد حضرت باقی باللہ ذکر جہر بھی کیا کرتے تھے جو کہ ان کے دوسرے خلفاؤں سے جنہیں سلسلہ عالیہ نقشبند کہتے ہیں ذکر جہر آج تک مروج ہے۔

اگر ذکر جہر محفلوں میں یا تنہائی میں بطور عمل اور ضربوں کیلئے یکسوئی سے کیا جائے تو کوئی ریاکاری نہیں بلکہ ذکر خفی والوں کے لئے بھی ترقی کا سبب ہے البتہ اگر چلتے پھرتے بازاروں اور گلیوں میں ذکر جہر کیا جائے تو یہ ریاکاری میں آسکتا ہے۔ کیوں کہ کچھ اولیاء اکرام ذکر خفی سے منزل پاگئے اور کچھ ذکر جہر سے بھی۔ اس لئے دونوں طرح کے ذکر صحیح ہیں اور سالک کیلئے بہتر وہی ہے جو کہ اس کے سلسلے اور پیرو مرشد سے ملا ہو۔

ذکر جہر میں معدہ کا ایک چوتھائی حصہ خالی رکھنا چاہئے اور روغن غذاؤں کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ دماغ میں خشکی لاحق نہ ہو۔

## تزکیہ نفس

مقام شریعت کلمہ نماز روزہ حج زکوۃ اور ذکر جہر



## تصفیہ قلب

مقام طریقت کلمہ نماز روزہ حج زکوۃ اور ذکر قلبی ہردم

# تجلیۂ روح

مقام حقیقت کلمہ نماز حج زکوٰۃ اور ذکر قلبی و روحی ہر دم ان ازکار سے آگے بھی لطائف کے ذکر ہیں۔ فقر کا آغاز لطیفہ سری سے ہوتا ہے۔

ذکر زبانی کو قلب تک پہنچنے کے لئے کئی شرائط ہیں۔ زکوٰۃ نصاب قفل بذل خلوت تعین مقام تعین وقت ترک حیوانات جلالی و جمالی وقت نحس و سعد کی پہچان اور اجازت کامل۔ اگر کوئی بھی شرط پوری نہ ہو سکے تو ذکر کا اثر نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ لیکن تصور و تفکر سے اپنے دل پر لفظ اللہ تحریر کرنے والوں اور ذاکر قلبی بننے والوں کے لئے تمام قسم کے شرائط اور پابندیوں سے چھوٹ ہے۔ البتہ صرف اجازت کامل ضروری ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ المشائخ جیلانیہ میں فرماتے ہیں کہ۔

معلوم ہونا چاہئے کہ تیرا دل بائیں چھاتی کے دو انگل نیچے شگوفہ چاغوزہ کی صورت میں ہے اور اس کے دو دروازے ہیں اوپر کا دروازہ ذکر جلی ہے (ذکر جہر) سے کھلتا ہے اور نیچے کا دروازہ ذکر خفی سے کھلتا ہے۔

پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف والوں نے اپنی کتاب (مہر منیر) میں عورتوں کے لئے بھی ذکر جہر جائز قرار دیا ہے۔

# تحقیقاتِ کُتب

غوث الاعظم پیر دستگیر نے تصنیف و تالیف کا کام نہیں کیا "فتوح الغیب" آپ کے فرزند جناب حضرت پیر عبد الرحمن صاحب کی تالیف ہے "فتح الربانی" آپ کے کچھ ملفوظات کا مجموعہ ہے "غنیۃ الطالبین" آپ کی کتاب نہیں ہے۔ یہ بغداد کے ایک مولوی عبد القادر کی تصنیف ہے جو کہ پبلشروں نے آپ کے نام سے موسوم کردی۔ جیسا کہ ایک اور دیوان غلط طور پر خواجہ معین الدین چشتیؒ کے نام سے منسوب ہوگیا۔ حالانکہ اس کی تمام عبارت حضرت ملا معین کاشفی کی کتاب "معارج النبوہ" سے لی گئی ہیں ۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے سرالعبودیت کتاب لکھی ہے۔ کشف المحجوب حضرت داتا گنج بخش نے لکھی ہے۔ لیکن حال ہی میں کچھ بے دین عناصر نے اس کتاب میں ردوبدل کردیا ہے۔

## شریعت کے ذکر۔

زبانی۔ یعنی اسم ذات کا ذکر پانچ ہزار سے لیکر پچیس ہزار تک

روزانہ تسبیح پر کیا جائے۔

پاس انفاس۔ ذکر سانس اندر لیتے وقت اللہؐ باہر نکالتے وقت ھو

اس کی تعداد بھی پچیس ہزار ہے البتہ تسبیح سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

یہ اذکار شریعت کی انتہا ہیں۔

# اہم شہروں کے دفاتر کے ایڈریس

۱۔المرکز روحانی، انجمن سرفرشان اسلام، خورشید کالونی، خدا کی بستی، کوٹری ضلع دادو فون 870735 (مرکزی دفتر)

۲۔ A-88 بریلی کالونی، لطیف آباد نمبر 11

پی او بکس 546، حیدر آباد فون 864290

۳۔فرسٹ فلور، بالائی منزل معین اسٹیل مارکیٹ، سول ہسپتال روڈ، نزد ڈاؤ میڈیکل کالج، کراچی 712164

۴۔مکان نمبر 1 گلی نمبر 12 الکریمیہ روڈ نزد ٹی بی ہسپتال بلال گنج لاہور

پی او بکس 2272 فون 7225679

۵۔اوڈین سٹریٹ سمندری روڈ فیصل آباد فون 728373

(شعبہ خواتین فون 48921)

۶۔ کوٹھی نمبر 2 رائٹر کالونی، معصوم شاہ روڈ. بہار چوک ملتان فون 552666

۷۔راجہ ہاؤس نزد کراتے اکیڈمی اسلم مارکیٹ کمال آباد راولپنڈی

پی او بکس 990، فون 517918

۸۔محلہ ارائیاں والا جھنگ صدر فون 620558

۹۔ کچا گوجرہ پنیسرہ روڈ گوجرہ فون 2404, 2704

۱۰۔ درسگاہ روحانی مدینۃ الریاض، وارڈ نمبر ا سمندری 2961

۱۱۔ بالائی منزل الائیڈ بنک غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ فون 2720

۱۲۔ شاندار چوک عقب دینہ میرپور ویگن اسٹینڈ جہلم فون 62022

۱۳۔ نیو پوسٹ آفس روڈ، عقب العالم ہوٹل، سرائے عالمگیر فون 3228

۱۴۔ محمد سجاد قادری، ڈاکخانہ بسالی تحصیل و ضلع راولپنڈی

۱۵۔ چوک دسہرہ گراؤنڈ قصور فون 5707

۱۶۔ گلی نمبر 8 محلہ گورونانک پورہ کالج روڈ گوجرانوالہ۔ فون 256297

۱۷۔ کوٹھی نمبر 71 نزد شالیمار ہوٹل بلاک نمبر 4 جوہر آباد۔ فون 3098-2962

۱۸۔ سماہنی چوک تحصیل بھمبر ضلع میرپور آزاد کشمیر

۱۹۔ مکان نمبر 123 گلشن اقبال کالونی ہارون آباد فون 51312

۲۰۔ چوک رنگ پور ملتان روڈ رنگ پور تحصیل و ضلع مظفر گڑھ۔

۲۱۔ آستانہ قادریہ ڈاکخانہ حیدر آباد تھل، تحصیل منکیرہ، ضلع بھکر

۲۲۔ صدر بازار نزد غلہ منڈی چوک اوکاڑہ فون 520233

۲۳۔ حیدری محلہ ڈاکٹر اسلم والی گلی شور کوٹ کینٹ۔

۲۴۔ بالائی منزل حبیب بینک سٹی عارف بازار بوریوالہ۔ فون 2397

۲۵۔ محمد علیم قادری ملک پلازہ نوتھیہ روڈ نزد نوتھیہ پھاٹک پشاور فون 277279

۲۶۔ بالمقابل رائے میموریل ہسپتال بستی لالہ رخ واہ کینٹ۔

۲۷۔ گنجیانہ نو تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔

۲۸۔ سلیمان پورہ نزد مسجد انوار شمسیہ سٹی سٹاف سرگودھا۔

۲۹۔ محلہ قطب آباد گلی نمبر ۲، نزد امانت ہیر ڈریسر، گجرات۔

۳۰۔صوفی محمد اقبال، فائنو پاک سرجیکل نزد کوٹھی رانا ملک داد ا، گوکی، سیالکوٹ۔

۳۱۔محلہ جلال پورہ، دھونکل روڈ، نزد جامع مسجد غوثیہ وزیر آباد فون 4391-4234

۳۲۔محمد فاروق، محلہ محمد پورہ وارڈ نمبر ۷، نارووال ضلع سیالکوٹ

۳۳۔مہر شفیق معرفت مہر متھا نزد شیر ربانی مسجد ریلوے کالونی رائیونڈ۔فون 390027- رہائش 390154

۳۴۔جامع مسجد چوک کھاریاں چونیاں ضلع قصور۔

۳۵۔سیف اللہ نزد جامع مسجد اڈا والی، نواں لاہور۔

۳۶۔مخدوم پور پہوڑاں ضلع خانیوال۔

۳۷۔دفتر اے ایس آئی، سبزی منڈی، میر پور خاص، سندھ۔

۳۸۔ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک نمبر B-51، نزد بلال مسجد، سانگھڑ۔

۳۹۔دفتر اے ایس آئی، نزد غفوریہ مسجد، دھوبی گھاٹ، نواب شاہ۔

۴۰۔دفتر اے ایس آئی، نزد جامعہ مسجد سادات کالونی، ٹنڈو الہ یار، سندھ

۴۱۔دفتر اے ایس آئی، نزد گلزار مدینہ، محلہ غریب آباد، دادو۔سندھ۔

# اغراض و مقاصد

- معاشرہ کی تمام برائیوں کو قرآن، حدیث اور روحانی تعلیمات کی روشنی میں دور کرنا۔
- علم شریعت کے ساتھ علم طریقت کی تعلیم کو فروغ دینا۔
- نعت خوانی، ذکر و فکر، مراقبہ کے ذریعے نوجوانوں میں عشق اللہ و عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنا۔
- مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کا تحفظ و فروغ دینا۔

- لائبریریوں اور مدارس عربیہ کا قیام جس میں نوجوانوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا بندوبست کرنا
- مسجد در مسجد، کوچہ در کوچہ محافل میلاد اور تبلیغ ذکر و فکر کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان تازہ کرنا
- ہر گمراہ کن گروہ مثلاً منکرین قرآن و حدیث و گستاخان انبیاء کرام اور اولیاء عظام سے جانی و مالی جہاد کرنا۔ اور اس میں مدد دینا۔
- سفلی عاملوں، جاہل پیروں اور جعلی فقیروں سے (جن سے عوام پریشان ہوں) علمی و عملی جہاد کرنا
- سلف صالحین اور اولیاء کاملین کے کارناموں اور انکی کرامات کو اجاگر کرنا۔

# انجمن سرفروشان اسلام پاکستان

رجسٹرڈ نمبر 1975